



سوال

تینگ دست کو تمام معاملات میں مہلت دی جائے

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا تینگ دست کو مہلت دینے کے بارے میں اسلام نے شہری اور تجارتی معاملات میں کوئی تفریق کی ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَإِنْ تُمِئْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوسُ أَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ ۚ ۲۷۹ وَإِنْ كَانَ ذُو عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ إِلَىٰ آيَاتِهِ ۚ وَإِنْ كُنْتُمْ قَاعِلِينَ ۚ ۲۸۰ ... سورة البقرة

"اور اگر تم توبہ کر لو گے تو تمہیں اپنی اصلی رقم لینے کا حق ہے جس میں نہ اوروں کا نقصان ہو اور نہ تمہارا نقصان، اور اگر مقروض تینگ دست ہو تو (اسے) کشائش (کے حاصل ہونے) تک مہلت دو۔"

یہ آیات احکام ربانہ کے سیاق میں ہیں۔ ان میں اللہ تعالیٰ نے اس صاحب سود کو حکم دیا ہے کہ جو کسی فقیر کے ذمہ ہو اور اس کی مدت طویل ہو گئی ہو جس کی وجہ سے سود گنا، چوگنا ہو رہا ہو تو اللہ تعالیٰ نے اسے حکم دیا ہے کہ وہ سود لینے سے توبہ کر لے اور اپنے اصل مال کے مطالبہ ہی پر اکتفا کرے خواہ وہ کم ہی ہو اور اسی سے وہ اس پر پلینے آپ پر ٹلم سے بچ جائے گا۔ اور اسے حکم دیا ہے کہ مقروض اگر مفلس اور فقیر ہو تو اپنے اصلی سرمایہ پر اکتفا کرے نیز اسے مہلت دے اور اپنے مال کی واپسی کا سختی سے مطالبہ نہ کرے تو یہ حکم ہر قسم کے مقروض کے لیے ہے خواہ اس کے ذمہ تجارت کا قرض ہو یا ادھار لیا ہو قرض یا کوئی مالی حق یا اہرت تو اس کی تینگ دستی کی وجہ سے مہلت دینا واجب ہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اسے کشائش سے نواز دے۔ تینگ دست مقروض کو قید کرنا جائز ہے نہ اس پر تشدد کرنا جائز جیسا کہ فقہاء نے "باب الحجر" وغیرہ میں لکھا ہے۔

حدا عندی واللہ اعلم بالصواب



ج 2 ص 544

محدث فتویٰ